

خدا کا شکر نہیں، نمایاں پہلو یہی ہے کہ اہل وطن میری حقیقی حیثیت سے نا آشنا ہے
انہیں کچھ خیال نہ آیا کہ میں کس قدر و منزلت کا مستحق تھا۔ اس نا قدری اور کس میرسی
کی حالت میں یہی بہتر ہوا کہ مجھے اہل وطن سے بہت دور ایک اجنبی ملک میں موت
آئی۔ اس طرح میرے رحیم و کریم خدا نے میری بیکی کی شرم رکھ لی۔
مرزا نے اس سے ملتے جلتے شعر بھی کہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں
اہل وطن کی نا قدری کا بہت گہرا احساس تھا!

تھی وطن میں شان کیا غالب کہ ہو غربت میں قدر
بے تکلف ہوں وہ مشیتِ خس کہ گلخن میں نہیں

نیز :

کرتے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت غالب!
تم کو بے مہری یارانِ وطن یاد نہیں؟

۲۔ لغات - کہیں : گھات -

وارستگی : آزادی -

شرح : اے خدا! محبوب کی زلف کے حلقے گھات میں بیٹھے ہیں اور مجھے
پھانس لینے کے درپے ہیں۔ میں آزادی کا مدعی ہوں۔ اب اس دعوے کی شرم
رکھ لینا تیرے ہی ہاتھ ہے۔

شعر کا مقصود یہ ہے کہ محبوب کے حلقہ ہائے گرفت سے بچنے کی کوئی امید نہیں
اب بیچارگی کی حالت میں اپنے دعوے آزادی کی شرم محفوظ رکھنے کے لیے کوشاں
ہیں۔



۱۔ لغات : وام :

لوں وام بختِ خفہ سے، یک خوابِ خوش و

قرض - ادھار

غالتابہ خوف سے کہ کہاں سے ادا کروں